رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

اشاعت پنجاب ایکٹ ۱۸۹۹ء کے ماتحت رجسٹرڈ

FEROZEPORE CITY DELY. 23

Ferozepore

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت نسبتاً بفضلہ تعالیٰ روز افزوں صحت یاب ہے حضور کشمیر کمیٹی کے اجلاس کے لئے شملہ تشریف لے جا رہے ہیں ۔

(۲) منشی غلام نبی صاحب سیالکوٹی جن کے مفید اور محققانہ مضامین فاروق میں شائع ہوتے رہتے ہیں عرصہ سے بیمار ہیں ۔ احباب ان کی صحت کامل کے لئے دعا فرماویں ۔

(۳) جن احباب کے نام وی پی بھیجے گئے ہیں ۔ وہ براہ کرم وصول فرما کر شکوری کا موقعہ نہ بخشیں ۔ بلاوجہ واپس کر دیں ۔ جس سے نقصان ہوتا ہے ۔

(۴) مکرمی محمد زاہد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ شورکوٹ کی خدمت میں گزارش ہے ۔ کہ عبدالغنی متعلم عجاد ہم کے نام ہر ۴ جاتا ہے ۔ اگر ان کو نہیں ملتا ۔ تو یہ ڈاک خانہ شورکوٹ سے دریافت کریں ۔ اور جن کتابوں کے لئے آپ نے کارڈ بھیجا ہے ۔ وہ کتاب گھر قادیان سے منگائیں ۔ اور جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ۔

احمد آخر زمان

چمک خورشید کی دیکھی قمر میں
ضیا دیکھی قمر کی بحر و بر میں
لآلی نور کے محمل نشیں ہیں
مسیحا کی حریم چشم تر میں
فلک تجھ کو قسم ہے کہکشاں کی
جو ڈالے ہاتھ ہے تیری کمر میں
قسم تجھ کو ہے حسن کبریا کی
جھلک جس کی ہویدا ہے سحر میں
کسوف شمس کا کیا مدعا تھا؟
نمایاں تھا نشاں کس کا قمر میں!

رشید شبنم سرحدی بی اے

۱؎ خورشید سے مراد حضرت نبی کریم صلعم ہیں ۔ اور قمر حضرت مسیح موعود ہیں ۔ محمدؐ نے احمد میں برنگ کیا ۔ احمد نے تمام دنیا میں اسلام کو پہنچایا ۔ کیا خشکی اور کیا تری سب میں پیغام حق سنایا ۔

۱۹۳۳ء کے سالانہ جلسہ پر تاجرانہ نمائش

مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء کے موقعہ پر احباب جماعت کے مشورہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سالانہ جلسہ پر تاجرانہ نمائش کے قائم کرنے کی منظوری عطا فرمائی تھی ۔ جس کا اجراء انشاء اللہ سال حال کے جلسہ پر کیا جاویگا ۔ ایک چوک بنا دیا جائیگا ۔ اس کے اردگرد تاجرانہ نمائش کی دوکانوں کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کی دوکانیں بھی وہیں ہونگی ۔

اس تاجرانہ نمائش کے قائم کرنے اور اس کو مفید اور بہتر بنانے کے لئے کچھ قواعد بھی بنانے کی ضرورت ہے ۔ نیز اس امر کی بھی ضرورت ہے ۔ کہ تاجر احباب کثرت کے ساتھ اپنے اپنے علاقہ کی مفید اشیاء تاجرانہ نمائش کے لئے ہمراہ لاویں ۔ لہذا احباب جماعت میں سے بالخصوص تاجرانہ طبقہ کے اصحاب سے گذارش ہے ۔ کہ وہ تاجرانہ نمائش گاہ کو جس کی ابتداء انشاء اللہ امسال سالانہ جلسہ پر کی جانے والی ہے اس کو کامیاب کرنے یا اس کے قواعد وغیرہ بنانے کے متعلق کسی قسم کا مشورہ نظارت امور عامہ کو بھجوا سکیں ۔ تو میں ان سب احباب کا شکر گذار ہوں گا ۔ والسلام ۔

(مرزا شریف احمد ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن

بشارت انجیل

پرانی کتابیں اگرچہ تحریف کا برچھا اپنے سینوں پر کھا بیٹھی ہیں۔ تاہم اُن کے اندر بعض راز خدا نے ان کے ماننے والوں پر آئندہ انبیاء پر ایمان لانے کے متعلق حجت پوری کرنے کے لئے محفوظ رکھے ہیں۔ تا ہو کہ وہ ہلاکت سے بچیں (یوحنا ۱۷/۱۲) اور ازلی و ابدی نور اُن کے سینوں کے اندر ہر زمانہ میں موجزن رہکر اُن کی کشتی کو کوہ صیحون کے دامن میں پہنچائے۔ جہاں سے انسان جلالی کی مملکت میں داخل ہو سکتا ہے۔ وہ آسمانی ملک ہے۔ جو کہ اس زمینی بادشاہت سے ہزار درجہ بہتر ہے (عبرانیوں ۱۱/۱۶) پس مبارک ہے وہ جو جان بنیں کے مسیحی مسافر کی طرح ہر دکھ اور تکلیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور کسی کے روکنے سے نہ رُکتے ہوئے وہ اپنی شاہراہ کا پتہ لگا کر جادہ پیما ہو۔ اور وہ شاہراہ یہ ہے۔ کہ فی زمانہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

کیونکہ لکھا ہے "کہ بیجانا (یعنی مسیح ناصری کا جانا) تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں۔ تو وہ مددگار (آنحضرت صلعم) تمہارے پاس نہ آئیگا۔ لیکن اگر جاؤں گا۔ تو اُسے تمہارے پاس بھیجدوں گا" (یوحنا ۱۶/۷)

اور پھر مسیح ناصری کے حق میں اُس مددگار کے تین کارنامے یوں بیان کئے گئے ہیں۔ کہ "اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائیگا۔ گناہ کے بارے میں اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ راستبازی کے بارے میں اس لئے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت کے بارے میں اس لئے کہ دنیا کا سردار مجرم ٹھیرایا گیا" (یوحنا ۱۶/۸ تا ۱۱) اور نیز "لیکن جب وہ مددگار آئیگا۔ جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا۔ یعنی سچائی کا روح جو باپ کی طرف سے نکلتا ہے۔ تو وہ میری گواہی دیگا" (یوحنا ۱۵/۲۶) اور وہ سچائی کا روح اپنی طرف سے کچھ نہیں کہے گا۔ بلکہ (خدا سے) جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ (یوحنا ۱۶/۱۳)

چنانچہ اُس آنے والے مددگار نے ایسا ہی کیا۔ وہ سچائی کا روح تھا۔ جو باپ کی طرف سے نکلا۔ اور اُس نے مسیح کی نبوت اور صداقت کی گواہی دی۔ چنانچہ خدا نے ایک طرف تو مسیح کی مندرجہ بالا پیشگوئی قرآن میں بیان فرمائی۔ کہ اذ قال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرآئیل انی رسول اللہ الیکم (اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے۔ یوحنا ۱۷/۳) مصدقاً لما بین یدیّ من التورٰۃ ومبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد ۶۱/۶ اور دوسری طرف یہود نامسعود کے اس دعوے کو کہ وہ مصلوب ہو کر بموجب استثناء ۲۱/۲۳ ملعون ہو چکا ہے۔ اور نیز اس بارے میں گروہ ضالین کی جھوٹی شہادت کو کہ مسیح لعنتی تھا۔ کیونکہ صلیب پر لٹکایا گیا (گلتیوں ۳/۱۳) رد کر دیا۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم بل رفعہ اللہ الیہ۔ یعنی نہ تو انہوں نے (یہود نامسعود نے) مسیح کو قتل کیا ہے۔ اور نہ ہی اس کو صلیب پر مارا ہے۔ بلکہ اللہ نے مسیح کو ملعون ہونے سے بچا کر اس کو اپنا قرب بخشا۔

چنانچہ اس طرح اس نے دنیا کو عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھیرایا۔ اور پھر اس سچائی کے روح نے اس کی صداقت بزرگی اور نبوت کی گواہی (یوحنا ۱۵/۲۶) دی۔ چنانچہ قرآن شریف میں وہ گواہی یوں بیان فرمائی گئی ہے۔ کہ ویعلمھم الکتاب والحکمۃ والتورات والانجیل ج ورسولاً الیٰ بنی اسرآئیل ۳/۱۳۔ اور پھر قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ کے تمام نبیوں پر ایمان لانا ضروری ہے جن میں مسیح بھی شامل ہیں۔ اس طرح اس مددگار نے بموجب انجیلی پیشگوئی مندرجہ بالا کے دنیا کو گناہ کے بارے میں قصوروار ٹھیرایا۔

پھر مندرجہ بالا انجیلی پیشگوئی میں ایک کام اس مددگار کا یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ اس کے باپ کے پاس جانے کے متعلق دنیا کو ٹھیک ٹھیک اطلاع دے۔ اور وہ یہ ہے "کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے" (یوحنا ۱۶/۱۰) چنانچہ قرآن شریف نے اس کی اس پیشگوئی کی بھی واضح طور پر پوری ہونے کی تصدیق کی ہے۔ کہ اذ قال اللہ یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ ۳/۱۴۔ اس کے علاوہ اور بھی صدہا جگہ قرآن شریف میں عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بارے میں شہادت موجود ہے۔ اور اسی طرح متعدد احادیث میں ان کی وفات کا ذکر آیا ہے۔

اور پھر لکھا ہے۔ کہ "وہ (مددگار) میرا جلال ظاہر کرے گا" یوحنا ۱۶/۱۴۔) چنانچہ اس عظیم الشان مددگار کے ذریعہ ہی حضرت عیسیٰ کا جلال ظاہر کیا گیا چنانچہ قرآن شریف میں اُن کے متعلق آیا ہے۔ کہ ایّدناہ بروح القدس۔ کہ ہم نے اس کی روح القدس کے ساتھ امداد کی۔ نیز فرمایا۔ کہ جعلنی مبارکاً اینما کنتُ، پھر اس کا جلال اس طرح ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ المسیح ابن مریم وجیہاً فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین (۳/۴۵) کہ مسیح ابن مریم دنیا میں وجاہت والے اور آخرت میں مقرب لوگوں میں ہونگے۔

اور پھر اُس آنے والے مددگار کی ایک نشانی یہ بتائی گئی ہے۔ (بقیہ مضمون ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲ کالم ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان ۱۴ ستمبر ۱۹۳۳ء

احمدی مشن

براہین احمدیہ پر تبصرہ

مولوی محمد حسین بٹالوی آنجہانی اپنے اشاعت السنۃ نمبر ۶ جلد ۷ بابت جون جولائی ۱۸۸۴ء کے صفحہ ۱۶۹ پر براہین احمدیہ کے مضامین کی فہرست درج کرنیکے بعد اپنی رائے حضرت مسیح موعودؑ اور کتاب براہین کے متعلق حسب ذیل لکھتے ہیں:-

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔

ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے۔ تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے۔ جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے۔ جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھایا ہو۔ اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوی کیا ہو۔ کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو۔ وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ و مشاہدہ کرلے۔ اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزا بھی چکھا دیا ہو۔

مگر افسوس صد افسوس سب سے پہلے اس کتاب کی خوبی و بحق اسلام نفع رسانی سے بعض مسلمانوں نے انکار کیا ہے۔ اور برطبق اتجعلون رزقکم انکم تکذبون اس احسان مؤلف کے مقابلہ میں کفران کرکے دکھا دیا۔

اُن کے اس انکار و کفران کا مورد و موجب مؤلف کتاب کے وہی الہامات ہیں۔ جو اس کتاب کے اخص برکات سے ہیں۔ ان الہامات کو بعض مسلمان امرتسری تو صرف غیر صحیح اور غیر ممکن و ناقابل تسلیم بتاتے ہیں۔ اور بعضے (لودہانہ والے) ان کو کھلم کھلا کفر قرار دیتے ہیں۔ فریق اوّل (امرتسری مسلمان) تو اپنے انکار کی وجہ یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ الہام غیبی (جو ہمرنگ وحی ہے) بجز انبیاء کسی کو نہیں ہوسکتا۔ اور آج تک کسی کو نہیں ہوا۔ اور اگر طبعی خیالات و خطرات مراد ہیں۔ تو ان کو دنی سے کیا خصوصیت ہے۔ یہ خطرات کافر انسان بلکہ حیوان مکھی وغیرہ کو بھی ہوتے ہیں۔

اور فریق دوم (لودہانوی مدعیان اسلام) اپنی تکفیر کی یہ وجہ پیش کرتے ہیں۔ کہ ان الہامات میں مؤلف نے پیغمبری کا دعوی کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو ان کمالات کا جو انبیاء سے مخصوص ہیں۔ محل ٹھہرایا ہے۔ اور ان آیات قرآنیہ کا جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیائے سابقین کے خطاب میں وارد ہیں۔ مورد نزول قرار دیا ہے۔ علاوہ بریں بہت سے عربی و انگریزی و فارسی فقرات ایسے اس کتاب میں مندرج ہیں۔ جن سے مؤلف کا دعوی نبوت مترشح ہوتا ہے۔

ان آیات و فقرات کو دیکھکر فریق مکفر کو یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ مؤلف کتاب ان آیات قرآنی کا جو انبیاء کے شان و خطاب میں وارد ہیں۔ اپنے آپ کو مخاطب ٹھیراتا ہے۔ اور ان کمالات کا جو آیات یا اُن عربی فقرات میں مذکور اور وہ انبیاء سے مخصوص ہیں۔ محل ہونے کا مدعی ہے۔ پھر اس کے دعوے نبوت میں کیا کسر رہی۔

ایک مولوی صاحب (امرتسری) ایک اور مدعی الہام آیات قرآنیہ کے مقابلہ میں اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں۔ کہ مدعی الہام آیات قرآنیہ ان آیات کا مخاطب و مورد اپنے آپ کو ٹھیراتا ہے۔ تو اس سے قرآن کا دعوی اعجاز و تحدی (قرآن کے مثل بنانے کا مطالبہ) باطل ہوتا ہے۔ کیونکہ ان آیات کو جو اس شخص کے خطاب میں نازل ہوئے ہیں۔ قرآن تو کہا نہیں جا سکتا۔ اس لئے کہ وہ غیر نبی کے خطاب میں نازل ہوئے ہیں۔ اور قرآن وہ ہے۔ جو آنحضرت کے خطاب میں نازل ہوا ہے۔ اور مع ذالک وہ آیات صورت و الفاظ میں مثل قرآن ہیں۔ تو قرآن کا بے مثل ہونا کہاں باقی رہا۔ اور دعوی اعجاز تحدی کیوں کر نہ ٹوٹتا۔

ان دلائل تکفیر و انکار کے علاوہ فریقین ان الہامات پر کئی اعتراضات اور بھی کرتے ہیں۔ جن سے ان الہامات کا غلط اور ناقابل اعتبار ہونا ثابت ہو۔ ازاں جملہ ایک اعتراض یہ کہ بعض الہامات میں لفظی و معنوی غلطیاں ہیں۔ جیسے هذی الیک بجذع النخلة سے جو بصیغہ تانیث ہے۔ مؤلف مذکر کا خطاب اور یا مریم اسکن انت و زوجک الجنة میں مریم مونث کا صیغہ مذکر سے خطاب اور مریم کے لئے زوج کا اثبات۔

ازانجملہ یہ کہ بعض الہامات انگریزی میں ہوئے ہیں۔ اور انگریزی ایسی بری زبان ہے۔ کہ اس کے پڑھنے اور بولنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہے یا اس کو گناہ چمٹ جاتا ہے۔ پھر اس میں الہام خدا وندی جو ایمان کا رہنما ہے۔ کیونکر ممکن ہے۔

ازانجملہ یہ کہ مؤلف نے اپنے الہامات کے قطعی ہونے کا دعوی کیا ہے۔ حالانکہ علماء اہل سنت الہام کو حجت نہیں سمجھتے۔ چنانچہ عقائد نسفی میں لکھا ہے۔ کہ الہام علم صحیح کا موجب و سبب نہیں ہے۔ اور عامہ کتب میں لکھا ہے۔ کہ امور شرعیہ چار ہیں۔ جن میں کشف اور والہام غیر نبی کو کسی نے شمار نہیں کیا۔

یہ اس کتاب پر اس کے مخالفین کی مذہبی نکتہ چینی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ بعض حاسدین کوتاہ اندیش (لودہانہ کے مدعیان اسلام) نے اس نکتہ چینی کے علاوہ اس پر پولٹیکل نکتہ چینی بھی کی ہے۔ اور بوجہ شدت حسد وعناد و بغرض فتنہ وفساد بعض لودہانہ کے عوام میں یہ بات شائع کردی ہے۔ کہ یہ کتاب گورنمنٹ کے مخالف ہے۔ اور اس کے مؤلف نے پیشوائی مذہبی کے علاوہ پولٹیکل سرداری کا بھی اس میں دعویٰ کیا ہے۔ اپنے آپ کو مسیح قرار دیا ہے۔ اور اپنے غلبہ اور فتح کی بشارتیں اور اپنے مخالفوں کی شکست و ہزیمت کی خبریں اس میں درج کی ہیں۔ اس بہتان وافترا و پردوزی سے شاید ان کی غرض یہ ہو کہ یہ بہتان عوام میں شہرت پاکر خواص تک پہنچ جائے۔ اور رفتہ رفتہ گورنمنٹ کے گوش گذار ہو جائے۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے کتاب یا اس کے مؤلف سے کسی قسم کی مزاحمت ہو۔

ہر چند ہم کو اپنی بیدار مغز عاقبت اندیش گورنمنٹ سے یہ توقع (یا اندیشہ) نہیں۔ کہ وہ ایسی بے بنیاد اور مبنی بر حسد و عناد باتوں کی طرف توجہ کرے۔ اور کبھی مفسد خود غرض کے کہنے سے مؤلف کتاب سے (جس کے تمام خاندان کا خیر خواہ سلطنت ہونا گورنمنٹ کو بخوبی معلوم ہے۔ اور خاص اس کا خیر خواہ ہونا اس کی اسی کتاب سے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہے) کسی قسم کی مزاحمت کرے۔ ولیکن چونکہ اکثر عوام اور بعض خواص مؤلف اور اس کے خاندان کے حالات سے واقف نہیں۔ اور اکثر اشخاص اصل کتاب کو دیکھ بھی نہیں سکتے۔ اور اس وجہ سے ان کے خیال پر اس بہتان کا اثر بد (مؤلف سے سوءظنی اور کتاب سے وحشت) پیدا ہونا ممکن ہے۔ لہذا ان لوگوں کی رفع وحشت اور ان کے خیال کی اصلاح و حفاظت کے لئے اس نکتہ چینی کا ذکر و جواب بھی اس ریویو میں مناسب معلوم ہوا:

ہماری تحقیق و تجربہ یقین و مشاہدہ کی رو سے یہ سب نکتہ چینیاں (مذہبی ہیں خواہ پولٹیکل) از سرتاپا سوءفہمی یا دیدہ و دانستہ دھوکہ دہی پر مبنی ہیں۔ اور بجز دعویٰ الہام جو کچھ مؤلف کی نسبت کہا گیا ہے محض بے اصل ہے۔ نہ مؤلف کو نبوت کا دعویٰ ہے۔ نہ حصول خصوصیات و کمالات انبیاء کا ادعا نہ پولٹیکل سرداری کا خیال ہے۔ نہ بجز مذہبی ہدایت و اشاعت بذریعہ قلم و زبان کسی امر کا قصد و مقال۔ اس لئے ہم حسبۃ للہ و نصیحۃ لخلق اللہ اس ریویو میں ان نکتہ چینیوں کا جواب دیتے ہیں۔ اور ان تہمتوں سے کتاب اور مؤلف کے دامن کو پاک کرتے ہیں۔

مؤلف براہین احمدیہ کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں۔ ہمارے معاصرین سے ایسے واقف کم نکلیں گے۔ مؤلف صاحب ہمارے ہموطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے (جب ہم قطبی و شرح ملا پڑھتے تھے) ہمارے ہم مکتب۔ اس زمانہ سے آج تک ہم میں ان میں خط و کتابت و ملاقات و مراسلت برابر جاری رہی ہے۔ اس لئے ہمارا یہ کہنا۔ کہ ہم ان کے حالات و خیالات سے بہت واقف ہیں۔ مبالغہ قرار نہ دیئے جانے کے لائق ہے۔ (اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۷)

وصیت نمبر ۳۹۶۴

منکہ رابعہ بی بی بنت اللہ دین قوم حجام ساکن جسوکی ڈاک خانہ جھبیوالی تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸/۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ صرف حق مہر یکصد روپیہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ بشرائط بالا کے وعدہ کرتی ہوں۔ کہ میری موت کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ (یا جائیداد کی قیمت کے طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا:

العبد:۔ رابعہ بی بی دختر الہ دین بالا مذکور نشان انگوٹھہ

گواہ شد:۔ اکبر علی ولد محمد خاں سکنہ سدو کی ضلع گجرات

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے اطلاع دی گئی ۱۵ ستمبر ۳۳ء)

پیغامی مشن

قانون قدرت اور مسیح کی بن باپ ولادت

نمبر (۶)

میرے بعض من چلے لاہوری دوست کہدیا کرتے ہیں۔ کہ جس قدر حضرت صاحب نے مسیح کی ولادت بن باپ پر دلائل دیئے ہیں۔ ان میں آپ نے اپنے اجتہاد سے لکھا ہے۔ ہم تو تب مانیں۔ کہ خدا نے آپ کو الہام کے ذریعہ بتایا ہو۔ کہ واقعہ میں مسیح ابن مریم بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ میں ایسے من چلے دوستوں کو خدارا توجہ دلاتا ہوں۔ کہ کیا خطبہ الہامیہ وہ کتاب نہیں جو حضور کو الہام الٰہی کے ذریعہ دی گئی۔ اور جس کے ٹائیٹل پیج پر حضور خود ارقام فرماتے ہیں۔ ھذا ھو الکتاب الذی الھمت حصتہ منہ من رب العباد فی یوم عید من الاعیاد فقررتہ علی الحاضرین بانطاق الروح الامین الی اخر گویا بالفاظ دیگر اس کتاب میں جو کچھ مضمون بیان ہوا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے الہام اور وحی کے ماتحت اور روح الامین کی مدد سے آپ کو عید کے موقع پر بولنے کی طاقت دی گئی۔ اب اس کتاب الہامی نے بھی ہمارے لاہوری دوستوں کے لئے بھاگنے کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ شاید میرے بعض جلد باز لاہوری دوست کہدیں۔ کہ یہ حاشیہ ہے متن کو ہم مانیں گے۔ تو ان کی خاطر متن کو بھی تحریر کئے دیتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

---

(۱۷) وما کان لک ان من بنی اسرائیل الا امۃ وکذالک خلقہ اللہ من غیر اب واری فیہ الی اما اوحی وکان ذالک ایۃ وعلما الی اخر۔

ترجمہ اور عیسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل میں سے سوائے ماں کے کوئی باپ نہ تھا۔ اس طرح ان کو خدا نے بے باپ پیدا کیا۔ اور اس بے باپ پیدا کرنے میں ایک اشارہ تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا۔ جو فرمایا تھا۔ اور یہ ایک نشان تھا۔ اور دلیل تھی۔ یہود کے لئے اور اس میں ایک پوشیدہ خبر تھی۔ اور وہ راز یہ تھا۔ کہ اب بنی اسرائیل میں نبوت جاتی رہے گی۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارہاص تھا۔" خطبہ الہامیہ متن صـ۴۳

---

(۱۸) ؎ کیونکہ قرآن شریف ہر ایک جگہ عیسائیوں کے ایسے دعاوی کو جن سے حضرت عیسیٰ کی خدائی ثابت کی جاتی ہے۔ رد کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف نے حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ کے ہونا (جس سے ان کی خدائی پر دلیل پیش کی جاتی تھی) یہ کہکر رد کر دیا ہے۔ کہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون۔" حقیقۃ الوحی صـ۱۴

اس قسم کا ایک اور حوالہ سنئے فرماتے ہیں:۔

---

(۱۹) ؎ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بعض عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ خصوصیت پیش کی تھی۔ کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ تو فی الفور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی اس آیت میں جواب دیا۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم الی اخر یعنے عیسیٰ کی مثال آدم کی مثال ہے۔ خدا نے اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ اور پھر اس کو کہا ہو جا سو ہو گیا۔ ایسا ہی عیسیٰ بن مریم کے خون سے اور مریم کی مٹی سے پیدا ہوا۔ اور پھر خدا نے کہا ہو جا۔ سو ہو گیا۔ پس اتنی بات میں کونسی خدائی اور کونسی خصوصیت اس میں پیدا ہو گئی۔ موسم برسات میں ہزارہا کیڑے مکوڑے بغیر ماں اور بغیر باپ کے خود بخود زمین سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کوئی ان کو خدا نہیں ٹھیراتا۔ کوئی ان کی پرستش نہیں کرتا۔۔۔ کوئی ان کے آگے سر نہیں جھکاتا۔" براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۱۴۳

---

(۲۰) ؎ ہمارے عقائد میں سے ہے۔ کہ تحقیق حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ بطور خرق عادت پیدا ہوئے۔ ہیں۔ اور اس ولادت میں کوئی استبعاد نہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ایک ہی صورت میں ان ہر دو قصہ کو جمع کیا ہے۔ تاکہ ایک قصہ دوسرے قصہ کا گواہ ہو۔ یحییٰ علیہ السلام سے شروع کیا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام پر ختم کیا۔ تاکہ انتقال امر خارق عادت کا چھوٹے سے بڑے کی طرف ہو۔ پس یحییٰ اور عیسیٰ کی پیدائش میں یہ راز ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ کہ ان ہر دو کی پیدائش میں نشان عظیم دکھلائے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہود نے میانہ روی اور راستی کو ترک کر دیا تھا۔ اور ان کے اعمال اور اقوال اخلاق میں خباثت داخل ہو چکی تھی۔ اور ان کے دل ہر قسم کے فساد سے بگڑ چکے تھے۔ اور انبیاء علیہ السلام کو ایذائیں پہنچاتے اور بے گناہوں کو قتل کرتے تھے۔ فسق و فجور میں حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ ڈرتے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے دیکھا۔ کہ ان کے دل سیاہ ہو چکے ہیں اور ان کی طبائع سخت ہو چکی ہیں۔ اور تاریکی میں پڑ گئے ہیں۔ میانہ روی کا راستہ گم ہو چکا ہے۔ اور حد سے گذر چکے ہیں۔ اور معبود حقیقی کو بھول چکے ہیں۔ اور دیواروں سے باہر دوڑتے ہیں۔ اور جزا دہندہ کو بھول چکے ہیں۔ اور ایسے ہو چکے ہیں۔ کہ ان میں نور کوئی نہیں رہا۔ جو ان کو لغزش سے روکے۔ اور حق دکھلاوے اور اعمال کی اصلاح کرے اور وہ ایسے جذامیوں کی طرح ہو چکے ہیں۔ کہ گویا ان کے اعضاء کٹ چکے ہیں۔ اور ان کی صورت بگڑ چکی ہے۔ جب ان کی حالت کا انجام اس طرح ہو گیا۔ تب نشان کی نوبت آپہنچی۔ اور ان بدکاروں پر خدا تعالیٰ نے لعنت اور غضب کر دیا۔ اور ارادہ کر لیا۔ کہ ان کے خاندان سے نبوت کو لے جائے۔ اور ان پر لعنت کی مار پڑے۔ اور ان میں سے عزت کی علامت دور کر دے کیونکہ اگر نبوت ان کے خاندان میں باقی رہتی۔ تو البتہ ان کی عزت کے لئے کافی ہوتا۔ اس حالت میں ممکن نہ تھا۔ کہ ان کو ذلت کی طرف منسوب کیا جاتا۔ اگر نبوت عامہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم کیا جاتا یقیناً یہود کے فخر سے کچھ کم نہ ہوتا۔ اگر خدا تعالیٰ عیسیٰ کی رجوع کو دنیا کی طرف مقدر کر دیتا۔ جو کہ یہود سے تھا۔ تو البتہ یہود کی طرف ان کی عزت لوٹ آتی۔ اور ان کی ذلت کا امر منسوخ ہو جاتا۔ اور خدا کا حکم البتہ باطل ہو جاتا۔ پس خدا نے ارادہ کر لیا۔ کہ یہود کی بیخ کنی کرے۔ اور ان پر ذلت اور خواری کو مضبوط کر دے سب سے پہلے کام کا ارادہ جو خدا نے کیا۔ وہ عیسیٰ کی پیدائش بے باپ ہے۔ پس تھا عیسیٰ علیہ السلام بطور ارہاص ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اور نشان تھا۔ نقل نبوت کے لئے کیونکہ عیسیٰ باعتبار باپ کے اسرائیلی سلسلہ میں سے نہ تھے۔ مگر یحییٰ انتقال نبوت پر مخفی دلیل تھے۔ کیونکہ یحییٰ اسرائیلی قوت بشریہ سے پیدا نہ ہوئے تھے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے پیدا ہوئے تھے۔ پس بعد اس کے ہر دو نبی جو اس طریقہ سے پیدا ہوئے یہود کو اپنی نبوت کے سلسلہ پر کوئی مخبر نہ رہا۔ اور کوئی چراہ گاہ تکبر کے لئے نہ رہی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ تاکہ خدا تعالیٰ سے حجت کو کم کریں۔ اور لاف زنی کو بھی اور غبار کو نیچے بٹھا لیں۔ بعد اس کے نبوت کو اسرائیل سے اسمٰعیل کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتمام فرمایا۔ اور خاندان یہود سے وحی اور جبریل کو روک دیا۔ پس وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ خاندان یہود سے اور وہ عزت جو یہود سے چھینی گئی واپس نہ دی جاویگی۔ اور یہ خدائے ودود کا وعدہ ہے۔ اور اس طرح لکھا ہے۔ تورات انجیل اور قرآن میں۔ پس عیسیٰ کس طرح واپس آسکتا ہے۔ . . . . . اور خدا تعالیٰ نے ان کو مردار کی طرح چھوڑ دیا ہو پیدائش یحییٰ قوائے مس بشریہ کے بغیر ہوئی۔ اور اس طرح حضرت عیسیٰ کی پیدائش بغیر پدر کے ہوئی۔ اور موت ان دونوں کی بغیر چھوڑنے وارثوں کے علامت ہے۔ اس واقعہ کی ہے۔ کہ اب نبوت اس سلسلہ سے بالقطع ہو چکی ہے۔ پس یحییٰ سلسلہ محمدیہ کا جد اور اس کا باپ ہے۔ اور اس کے بیٹے عنایات الٰہی سے ہیں۔ اسی طرح لکھا گیا ہے۔ کہ وہ کمزور ہوگا۔ اور بچے پیدا ہونگے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کی رحمت سے۔ پس یہ اشارہ تھا سلسلہ محمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے دوام کی طرف اور قطع ہونا اس کا دن قیامت تک اور ایسے لوگوں پر نہایت ہی تعجب ہے۔ کہ نشانوں کو نہیں دیکھتے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے لئے نشان تھا۔ اور اسی طرح کی اور علامتیں بھی ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ (جیسے لاہوری اکابر اور ڈاکٹر وغیرہ) کہ عیسیٰ اپنے باپ یوسف کے نطفہ سے پیدا ہوا۔ یہ خیال یہ جہالتیں ہیں۔ اور حقیقت سے دور۔ اصل میں ان لوگوں نے حقیقت پر غور نہیں کیا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں۔ کہ مریم صدیقہ قبل نکاح کے حاملہ ہو چکی تھی۔ اور اس کی طاقت نہ تھی۔ کہ وہ نکاح کرے۔ کیونکہ مریم کی والدہ نے حمل کے بعد اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ نکاح نہ کریگی۔ پس یہ امر دو احتمال سے خالی نہیں ہے۔ صاحبان بصیرت کے نزدیک پہلے یہ کہا جائے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ سے پیدا ہوئے۔ یا پھر یہ کہا جائے۔ کہ وہ نعوذ باللہ نطفہ حرام تھے۔ اور اس خیال کی طرف ہم کسی کو نہیں پاتے۔ کہ مریم کا حمل نکاح کے ذریعہ ہوا ہے۔ اس لئے کہ مریم کی والدہ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ کہ مریم کو نکاح سے بے تعلق رکھوں گی۔ اور بیت المقدس کی خدمت کے لئے اس کو وقف کرونگی۔ اور یہ عہد اس نے اپنے حمل میں ہی کیا تھا۔ اور یہ امر ہے۔ جو قرآن کریم اور انجیل میں لکھا ہے۔ پس حق یہی ہے کہ فلاح کو مت چھوڑو۔ یہ تفصیل اس شخص کے لئے ہے۔ جو تفصیل کو چاہتا ہے۔ اور خارق عادت امر کو اس کی عادت قبول نہیں کرتی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس بات پر ایمان لائے ہیں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو درختوں کے پتوں سے عیسیٰ کی طرح پیدا کر دے۔ اور بہت کرم زمین میں ایسے موجود ہیں۔ کہ ان کا ماں باپ نہیں۔ پس تجھکو کونسا تعجب پکڑتا ہے۔ عیسیٰ کی پیدائش یا اور مردوں کی پیدائش سے الی اخر۔" مواہب الرحمن صفحہ ۱۸۷

نوٹ:۔ اردو ترجمہ میں اگر کوئی غلطی ہو تو یہ میری ہوگی آپ اصل کتاب کو ملاحظہ کریں۔ جو عربی میں ہے۔ اور اس کا ترجمہ فارسی میں کیا ہوا ہے۔ (باقی دارد)

بہودی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

بسلسلہ گذشتہ

(از ماسٹر محمد علی اظہر)

(۷) اہل سبا کو جس عذاب میں خدا تعالیٰ نے مبتلا کیا۔ اسے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ فاعرضوا فارسلنا علیھم سیل العرم ... الخ ۲۲/۱۸۔ پر وہ خدا کے حکم سے منہ پھیر رہے۔ پس ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیجا۔ یہ عذاب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے بعد جا بجا خطرناک صورت میں ظاہر ہوا۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل واقعات کا مطالعہ کرو۔

(ا) الفضل ۲۱ر جولائی ۱۴ھ "کٹوہ ضلع بردوان میں گذشتہ سال دریائے رجوے میں سیلاب آجانے سے بہت سے گاؤں تباہ ہو گئے تھے۔ اور ایک ریلوے لائن جا بجا سے ٹوٹ گئی تھی۔ اس سال سیلاب سے اور زیادہ نقصان ہوا۔ اور تقریباً دو سو گاؤں کے بہ گئے۔ فصل۔ مال اور مویشی کا بہت بڑا نقصان ہوا۔"

(ب) الفضل ۲۱ر جولائی ۱۴ھ "۳ و ۴ر جولائی ۱۴ھ کو دریائے بیاس میں اس قدر طوفان آیا۔ کہ بڑے بڑے بوڑھے فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے اس قدر طوفان نہیں دیکھا۔ کئی گاؤں کے گاؤں بے نام و نشان ہو گئے ہیں۔ سینکڑوں آدمی عورتیں بچے فوت ہوئے۔ ہزاروں مویشی غرقاب ہو گئے۔"

الفضل ۲۳ر جولائی ۱۴ھ "سیلاب عظیم دریائے بیاس" "ایک منکر عنید جو مسیح موعود کی پیشگوئی پر معترض ہے۔ ان الفاظ میں اخبار عام مورخہ ۱۸ر جولائی کے ذریعہ اسی سیلاب عظیم کے عذاب ہونے کا معترف ہے۔ "۴۰ برس کے عرصہ میں ایسا سیلاب عظیم کبھی نہیں آیا۔ اور نہ کبھی اس قدر اتلاف جان و مال ہوا۔ اس ناگہانی سیلاب نے ہزاروں انسان اور لاکھوں مویشیوں و جنگلی جانوروں کو ضائع کر دیا۔ سانپوں اور دیگر حشرات الارض کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہ سمجھو۔ کہ کس قدر پہاڑی علاقوں سے بہ کر نشیبی حصص دریا میں آرہے ہیں۔ کوئی تیرنے والی لکڑی ایسی نہ تھی۔ کہ جس پر سانپوں اور اژدہوں کا قبضہ نہ ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بہت سے انسان جو دم توڑتے ہوئے کسی شہتیری کا سہارا ڈھونڈتے تھے۔ تو ان کو سانپوں کے طفیل تباہی کا سامنا ہوتا تھا۔ جہاں تک سنا جاتا ہے۔ اس سے یہی پایا جاتا ہے۔ کہ بے شمار انسانی جانیں ضائع ہوئیں اور یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ بہت سے انسان تو دریا کے قرب و جوار کی زراعتوں میں کام کرتے ہوئے مبتلائے سیلاب ہو گئے۔ اور بعض دیہات میں جو بے حد پانی چڑھ آیا۔ تو ان کے باشندوں کو جان کے لالے پڑ گئے۔ اور وہ بے حواس ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ مگر موت نے آخر اپنا کام پورا کیا۔ اور بیچاروں کی ہڈیاں دریا نوں میں پھینکیں۔"

(ج) الحکم ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۸ء "ہمعصر پانیر کا نامہ نگار ۲۷ر ستمبر کو سکندر آباد سے حیدر آباد کے طوفان آب کے متعلق حالات تحریر کرتا ہے۔ کہ جب میں دو بجے ریذیڈنسی پہنچا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ تمام ریذیڈنسی پانی میں گھری ہوئی ہے۔ اور فرسٹ اسسٹنٹ کی کوٹھی کے چاروں طرف چھاتی چھاتی پانی بھرا ہوا تھا۔ تمام سامان برباد ہو گیا۔ جو تباہی اس طوفان نے ڈالی وہ نظام دکن کی موجودہ عمل داری میں موجودہ انسانی نسل سے پہلے دونسلوں تک کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔ افضل گنج اور چادر گھاٹ کے پلوں پر سے دریا ہو کے اسکا یہ نکلنا اب ساحل کی تمام گنجان آبادی کے صدہا دیہاتوں کی تباہی ایسی تھی۔ جو حکام کو پریشان کر رہی تھی۔ ..... پانی کے زور سے دونوں پل بیٹھ گئے۔ اور ایک عظیم سیلاب پیدا ہو گیا ..... پانی نے سب چیزوں کو جو اس کی زد کے سامنے پڑیں آگے دھر لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سڑکوں پر اور جہاں جہاں جگہ ملی بہ نکلا۔ اور جملہ چیزوں کو اپنے ساتھ بہا ڈالا۔ پختہ مکان تنکا شے کی طرح پانی میں بیٹھ جاتے تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کئی ہزار آدمی جو غرق آب ہونے سے بچے ہیں۔ ان کی بُری حالت ہے سینکڑوں غرق آب ہو گئے۔ صدہا مکانات کے تلے دب گئے۔ اور بہت سے پانی میں بہ گئے۔ ان بدنصیبوں کی جانیں بچانے کے لئے جو اپنے گھروں کی تباہی اور بربادی کے بعد جہاں موقعہ ملا بلند جگہوں یا درختوں پر چڑھ گئے تھے۔ کشتیاں اور ہاتھی کام میں لائے گئے تھے۔ مال اور جائداد کا اس قدر نقصان ہوا۔ کہ اس کا اندازہ کرنا فی الحال مشکل ہے۔ ہزارہا مکان منہدم ہو گئے۔ دو لاکھ قیمت کا اناج پانی میں بہ گیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شہر کے اندر سواحل کے برابر برابر ہ گز تک پختہ و خام مکانات کا جو نقصان ہوا۔ وہ اس نقصان سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ جو دریا کے اس طرف واقع ہوا۔ اس طرف کے کنارے کا نظارہ جہاں ہزاروں آدمی اپنے مکانات میں ان چیزوں کو جو کھلی رکھی ہوئی تھیں بے فائدہ تلاش کر رہے تھے۔ نظارہ سخت مایوسی بخش اور خوفناک تھا۔ ہزاروں لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ کسی کا مکان کے تلے دب کر سر کچلا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ کوئی نعش پانی کے صدمہ سے پھولی ابھری ہوئی پڑی تھی۔ صدہا نعشیں مکان کے ملبہ تلے دبی ہوئی تھیں۔ مکانات کا آہنی اور چوبی ملبہ جگہ جگہ پڑا ہوا بربادی اور تباہی کا نقشہ دکھا رہا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شہر کی بائیں طرف مڑنے اور ملک بیٹ کی طرف جاتے ہوئے میں نے معلوم کیا۔ کہ مشرقی انواح شہر کا بہت بڑا حصہ تباہ ہو گیا۔ ہزارہا آدمی دب گئے۔ جن کی لاشیں نکالی جا رہی ہیں۔ اور صدہا لاشیں اب تک ملبہ کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شہر کے مغربی طرف کو پہنچا۔ تو دیکھا۔ کہ سیلاب نے اس طرف بھی بربادی میں کچھ کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اور شہر کو ایک میل لمبائی اور نصف میل چوڑائی میں بالکل صاف کر دیا ہے پرانا پل محلہ جو شہر کا نہایت گنجان آباد حصہ تھا۔ وہاں سوائے بربادی کے کچھ نظر نہیں آتا۔ ۔ ۔ الخ"

(د) الفضل ۱۱ر اکتوبر ۱۹۱۹ء "سپین میں نہایت خوفناک طغیانی آئی۔ بعض شہروں کو پانی نے بالکل تباہ کر دیا ہے۔ سوار پولیس نے گھوڑے تیرا کر بعض مکانات کے ساکنین کی جانیں بچائیں۔ قبروں کے مُردے پھُول کر پانی کی سطح پر تیر رہے تھے۔ زالہ باری سے مکانات کی چھتیں چھد گئیں۔ سڑکوں کے درخت طوفان میں اُکھڑ کر بہ گئے۔ اور ریلوے بھی بہ گئی"

(ہ) الفضل ۲۷ر ستمبر ۱۹۳۰ء۔ شمالی سندھ کے سیلاب کے متعلق کمشنر نے ایک تبصرہ شائع کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ساڑھے پانچ لاکھ ایکڑ اراضی پر طغیانی کا اثر ہوا۔ مالیہ کے خسارہ کا اندازہ سات لاکھ ہے۔ چالیس ہزار لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں۔

الفضل ۱۴ر اکتوبر ۱۹۱۹ء۔ مندرجہ بالا اطلاع کے علاوہ بتایا ہے۔ کہ "۹ سو گاؤں تباہ ہوئے"

(و) الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۵ء "برہم پتر میں طوفان"۔ "امسال دریائے برہم پتر میں نہایت خوفناک طوفان آ رہے ہیں۔ بنگال کے مقامات ہمین سنگھ۔ جمال پور وغیرہ بالخصوص اس طغیانی کا شکار ہوئے ہیں۔ دھان کی فصل بالکل ڈوب گئی ہے۔ جس کا سرسبز ہونا غیر ممکن ہو گیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس دریا میں سینکڑوں برسوں سے اس قسم کے قیامت خیز طوفان نہ آئے تھے"

(خ) (بدر ۲ و ۸ ستمبر ۱۹۱۰ء۔ مجرد کن مدراس) "جاپان میں طغیانی سے سخت نقصان پیدا ہوا ہے بعض گاؤں اور دیہات نذر آب ہو گئے ہیں۔ اور اموات کی تعداد نہایت بھاری ہے۔ لوئر ٹوکیو میں ہزار مکان بیٹھ گئے۔ اور ریلوں کی آمد و رفت رُک گئی ہے۔ سینکڑوں آدمی فاقہ کشی کے باعث موت کا شکار ہو رہے ہیں"

---

(۸) ایک عذاب کی صورت خداوند تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمائی ہے۔ فطاف علیہا طائف من ربک وھم نائمون ۔ فاصبحت کالصریم ۲۹ پ ۳۳

پس اس باغ پر تیرے رب کی طرف سے ایک بلا پھر گئی۔ جبکہ وہ سو رہے تھے۔ پس صبح کو ایسا ہو گیا۔ گویا اس کا تمام میوہ توڑ لیا گیا ہے۔ یہ عذاب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کے بعد جا بجا نازل ہوا۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل واقعات پر غور کرو۔

(ل) الفضل ۱۶ر جون ۱۹۳۱ء۔ سندھ کے ایک ضلع سے گذشتہ ہفتہ تباہ کن ژالہ باری کی خبر آئی ہے۔ جس سے فصلوں کی بربادی کے علاوہ ۴ آدمی۔ چار سو بکریاں۔ دو اونٹ اور متعدد گائیں بھینسیں ہلاک ہو گئیں۔

(ب) الفضل ۱۶ر مئی ۱۹۱۴ء۔ "تبوں پر قہر ربانی"۔ ۹ر مئی ۱۹۱۴ء کسی کو خواب و خیال بھی نہ تھا۔ کہ آناً فاناً میں قہر الٰہی اس سبز ٹکڑے پر ٹوٹ پڑا۔ ایک ہی منٹ کے اندر چار اونس کا گولا اس زور سے پڑنے لگا۔ کہ بیٹھے ہوئے اُٹھ نہ سکے۔ اور کھڑے ہوئے بھاگ نہ سکے۔ اولوں کی وہ بھرمار تھی۔ کہ جس کے لگا۔ اس کو چیچک کا دودھ یاد آیا۔ ۲۵ منٹ بڑے زور و شور سے اولوں کی بارش ہوئی۔ جس میں پانی کی بوند تک نہ تھی۔ زمین مرغی کے انڈوں جتنے اولوں سے بھری ہوئی نظر آتی تھی۔ میوے دار درخت میووں سے لدے ہوئے چشم زدن میں موسم خزاں کا شکار بن گئے۔ لاکھوں روپے کا نقصان ہوا۔ ہزاروں مچھلیاں اس قہر الٰہی کا شکار ہوئیں۔ جن پر اولوں کا نشان برابر تھا۔

(ج) الفضل ۲۹ر اکتوبر ۱۹۱۴ء۔ مقام کوٹ۔ علاقہ ملتان "۱۷ر اکتوبر کو شام کے وقت ایک ابر نمودار ہوا۔ اور تمام علاقہ پر چھا گیا۔ ہم اس خیال سے کہ شاید بارش ہو مکان کے اندر سو رہے۔ ناگاہ ژالہ باری شروع ہو گئی۔ بارش بالکل نہ تھی۔ قریباً ۲۰ منٹ ژالہ باری ہوتی رہی۔ ژالہ باری کیا تھی۔ برف کے ٹکڑے تھے۔ جو وزن میں سیر ڈیڑھ سیر کے قریب تھے چھتیں پھٹ گئیں۔ جانور جو باہر تھے کئی مر گئے۔ کئی زخمی ہو گئے۔ کھیتی کا نام و نشان تک نہ رہا۔ ژالہ باری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا تھی۔ گویا قیامت تھی۔ جھنگ میں بھی زالہ باری ہوئی اور وہاں بھی تمام فصلیں برباد ہو گئی ہیں۔

(د) الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۷ء "ہنگو میں غضب الٰہی" نامہ نگار ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ ہنگو ضلع کوہاٹ میں ایک روز انہی دنوں میں تین بجے کے وقت مغرب سے ایک گھنگور گھٹا آئی۔ اور اس سے بجائے رحمت کے گویا الٰہی قہر کی بارش ہوئی۔ وہ قہر کیا تھا۔ بھینہ مرغ کے برابر موٹے موٹے اولے تھے۔ جو اس زور سے پڑ رہے تھے۔ گویا فرشتوں کی ایک فوج مخلوق کو تباہ کرنے کی غرض سے اراداً پھینک رہی ہے۔ چنانچہ اس شدید زالہ باری نے باغات تباہ کر دیئے نقصان کا تادم تحریر کوئی اندازہ نہ ہو سکا تھا۔ بہت سے مویشی اور چرند پرند وغیرہ کھیتوں اور میدانوں میں مردہ پائے گئے۔ تمام سڑکوں اور راستوں پر سنگ مرمر کی گیندیں سی پڑی لڑھکا رہی تھیں۔ اولوں سے سطح زمین مستور ہو گئی۔"

اسی قسم کی زالہ باری اب کے سال اور بھی کئی جگہ پر ہوئی ہے۔ بلکہ نواح دہلی کے بعض مقامات میں تو شاید اپریل میں ان سے بھی کہیں بڑے بڑے اولے پڑ چکے ہیں۔ کئی دو نے ڈھائی ڈھائی پاؤ کے وزن کئے گئے۔ اور ایک دو کا وزن چار چار یا پانچ پانچ سیر تک تھا۔

یہ چند ایک عذاب کی اقسام ہیں۔ جو بیان کی گئیں ان کے علاوہ اور بھی بہت اقسام کے عذاب قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں۔ مگر اہل سعادت کے لئے بطور نمونہ اتنے ہی کافی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی وجہ سے ہر قسم کے عذاب جو گذشتہ انبیاء کے زمانوں میں انفرادی طور پر نازل ہوتے رہے ہیں۔ بہ حیثیت مجموعی ان سے بڑے پیمانے پر دنیا کے ہر ایک خطے پر نازل ہو رہے ہیں۔ اسی لئے حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ "خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷) (باقی بقیہ ہے)

دیانندی مشن

لکھشمن کے چور اور چیتر کا جواب

(از فتح محمد شرما کراچی)

دیانندی یوگ کے دلدادہ لکھشمن نے ایک کتاب "چور اور چیتر" تصنیف کی ہے۔ اس کتاب کے پچاس صفحے ہیں۔ جس میں صرف دو صفحے لکھشمن کی اپنی تحریر ہے۔ باقی اڑتالیس صفحے غیروں کی نقل۔ جس سے لکھشمن کی علمیت اور قابلیت کا پورا پورا پتہ لگ جاتا ہے۔ ان دو صفحوں میں بھی نادان اور نااہل لکھشمن یوگ کی فلاسفی کے شیدائی نے بدتہذیبی یعنی دیانندی فطرت کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ میں اس یاوہ گوئی کا نوٹس نہ لیتے ہوئے اس کی اس تحریر کا جواب باثواب پیش کرتا ہوں۔ جو دیانندی گھرانے کے متعلق ہے۔

لکھشمن نے کتاب کا نام "چور اور چیتر" رکھکر اپنی دیانندی تہذیب کا مظاہرہ کرنے کے علاوہ اپنی ناواقفیت اور لاعلمی کا بھی پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ قادیانی حضرات کا نام چور اور چیتر ہرگز ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ نام دیانندیوں کے لئے ہی رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ کیونکہ دیانند کا چوری کرنا روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اور چوری کا مال مورتیوں پر چڑھانا بھی ثابت ہے۔ اس لئے لکھشمن کو چاہیئے۔ کہ آئندہ کے لئے محتاط رہے۔ اور کسی کا حق مار کر دوسرے کے گلے خواہ مخواہ نہ منڈھ دیا کرے "چور اور چیتر" دیانند کا ہی نام خوب ہے کسی دوسرے کا کوئی حق نہیں۔ کہ اس کو چور اور چیتر کے نام سے موسوم کیا جاوے۔ کہو کیسی ٹھکانے کی بات بتائی ہے۔

چور اور چیتر لکھتا ہے۔ کہ "ہندو مسلمان۔ آریہ سکھ۔ عیسائی اور تمام امن پسند اصحاب اس مشترکہ غرض پر معمولی سی متفقہ کوشش بھی لگائیں۔ تو اس (احمدی تبلیغ) نامبارک تقدیر کا خطرہ آسانی سے دور ہو سکتا ہے۔ مشلاً علماء اسلام فرض سے غافل نہیں۔ وہ اسلام کو فتنہ سے بچانے کے لئے زبان اور قلم سے کام لے رہے ہیں۔ عیسائی عالم بھی ان سے کچھ پیچھے نہیں۔ ہندو اور سکھ بھی ان سے محتاط ہیں۔ اور آریوں کا تپ تو ضرب المثل ہی ہے۔ تاہم۔۔۔۔ ان کو (یعنی احمدیوں کو) راہ راست پر لانا مشکل ہو رہا ہے۔"

احمدی شرما:۔ اس تھوڑی سی عبارت میں یوگ کے دلدادہ نے تین دفعہ ٹھوکر کھائی ہے۔ اور منہ کے بل زمین پر دھڑام سے گر گیا ہے۔ سب سے پہلے یہ تحریر کرتا ہے۔ کہ اگر تمام لوگ ملکر کوشش کریں۔ تو قادیانی کام کو روک سکتے ہیں۔ اور پھر اس کی خود ہی تردید کرتا ہے۔ کہ تمام آریہ عیسائی اور مسلمان وغیرہ جماعت احمدیہ کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ لکھشمن پہلے اگر مگر تحریر کر کے تمام دنیا کو جماعت احمدیہ کے مقابلہ کے لئے ابھارتا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی ناواقفیت کا ثبوت دیتے ہوئے خود ہی تحریر کر دیتا ہے۔ کہ تمام دنیا جماعت احمدیہ کا مقابلہ پہلے ہی کر رہی ہے۔ تبصرہ ٹھوکر یہ کھاتا ہے۔ کہ احمدیوں کا مقابلہ کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ یعنی اپنے پہلے بیان کی کہ "اس نامبارک تقدیر کو آسانی سے دور کیا جا سکتا ہے" کی خود ہی تردید کرتا ہے۔ اور صاف صاف اقبال کر رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا مقابلہ کرنا گویا جان گنوانا ہے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیوگ کے شیدائی تم لاکھ سر کو ٹپکو۔ ایڑیوں کو رگڑو جماعت احمدیہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ کیونکہ یہ پودا خود خداوند تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ وہ خود ہی اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ کوئی نہیں جو خداوند تعالےٰ کے کاموں کو روک سکے۔ پہلے ہی تم سب لوگوں نے کونسی کسر جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے اٹھا رکھی ہے۔ مگر ہر بار تم سب کو نامرادی اور ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ؎ ہماری نظر آریہ سماج پر جاتی ہے۔ تو بے اختیار رونا آتا ہے۔ کہ اس کا مقصد اعلیٰ تو ہے محض تحقیق اور اشاعت حق۔ مگر اس کے متقدر اور بارسوخ لوگ اور ہی طرف جا رہے ہیں۔ جس سے ویدک مشن کی اصل سپرٹ کچلی جا رہی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انسٹی ٹیوشنوں کی چمک دمک نے انہیں ایسا گرویدہ کیا ہے۔ کہ اصل کام کے متعلق ہزاروں ڈھول بجاؤ کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔" صـ۱۸ آہ کس خطرناک دور سے ہم گذر رہے ہیں۔ آغاز عالم سے اب تک آریہ جاتی اور اسکی بدولت دوسری قومیں دھرم کو مقدم درجہ دیتی آئی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن آج وہ الٹا زمانہ ہے۔ کہ دھرم کو چولھے میں ڈال کر راج لینے کی ترغیب ملتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس دھرم تو یوں چھوڑا۔ راج اس کے بغیر مل نہیں سکتا۔ لہذا دین و دنیا دونوں سے گئے صـ۳ (از لکھشمن آریو بدیشک کتاب قادیانی مسیح کا کچا چٹھا)

مہاشہ جی آپ پر یہ مثل بالکل صادق آئی ہے ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

دیانندیوں نے بہتیری کوشش کی۔ کہ ویدک منتروں کی غلط تاویلوں اور غلط حوالجات سے ہندو دھرم والوں کو اپنی جماعت میں پھنسالیں اور دروغ بے فروغ سے ہندوؤں کا جو ویدوں پر اعتقاد ہے وہ بھی مٹ جاوے۔ لیکن جماعت احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل شدہ علم سے دیانندی سدھانتوں کی دھجیاں فضائے آسمان میں اڑا دی ہیں۔ جس کا پر نیام یہ نکلا ہے۔ کہ دیانندی ہندوؤں کی بھگتی اور وشواش کو مٹاتے مٹاتے خود ہی مٹ گئے ہیں۔ اور ویدوں کو بھی "تلا بخلی دے رہے ہیں مثلاً :-

یہ کوری دیس بازی ناستکتا کی طرف کھینچتی ہے آج کل کال چکر کے پھینکر چکر میں پڑ کر آریہ سماج کی اوستھا ٹھیک طوفانی سمندر میں پڑی ہوئی کشتی کی طرح ہے۔ اب بھگتی کو بالکل "تلا بخلی کر دی گئی ہے۔ سندھیا کرنا یا گائیتری وغیرہ اتم منتروں کا جپ کرنا وقت کا ناش سمجھا جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ رشی دیانند نے وید کے پڑھنے اور پڑھانے کو پرم دھرم ٹھیرایا۔ گائیتری کے جپ کو منو اور وید کے پرمان دیتے ہوئے پاپ ناشک بتایا۔ کنتو آج ان کو برا سمجھا جا رہا ہے۔ بچوں کا کھیل خیال کیا جا رہا ہے۔" (آریہ گزٹ لاہور ۱۴ اگست ۱۹۳۲ء صـ۷)

پس ثابت ہوا۔ کہ دیانندیوں کے لیکچروں رسالوں اور کتابوں سب کا نچوڑ محض یہ ہے۔ کہ نیوگ کے پرچارک لکھشمن کی طرح روپیہ بٹور کر اپنا الو سیدھا کیا جاوے۔ جا و بے جا شور مچانا۔ جذبات کو بھڑکا کر باہمی منافرت اور عداوت پھیلانا اور اپنی اصلیت کو چھپانا یہی ان کی حکمت عملی کا راز ہے ورنہ صداقت ان کے کام سے چھو تک بھی نہیں گئی۔ جس کا تمام سوسائٹیوں کو تلخ تجربہ ہے۔ مگر جماعت احمدیہ نے وہ وہ کارہائے نمایاں کئے ہیں۔ کہ دیانندی دوستوں کو چھٹی کا دودھ یاد کرا دیا ہے۔ اور دیانندیوں کی اصلیت کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ کر دکھلایا ہے۔ جس سے غیروں کا متنفر ہونا تو ایک طرف خود دیانندی ہی دیانندی سدھانتوں کی تعفن سے پراگندہ خیال ہو گئے ہیں۔ اور اسی پر بس نہیں۔ بلکہ دیانندی سدھانتوں کو بچوں کا کھیل بتلا کر تلا بخلی دے رہے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ

چھ سو روپیہ ماہوار کمانیکے قابل بنا دینے کا ذمہ دار ہوں

جو لوگ تجارت پیشہ نہیں۔ ان کو اس بات کا یقین ہی نہیں آسکتا۔ کہ بیس روپیہ روزانہ تجارت کے ذریعہ کمایا جا سکتا ہے۔ مگر میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میرا اعلان دھوکہ نہیں۔ فریب نہیں اشتہار بازی نہیں۔ کہ جو آپ کو خاک دھول بجائن کے پھول ڈبہ میں بند کر کے وی پی کر دوں گا۔ اور آپ پوسٹ مین کو روپیہ دیکر دی پی وصول کرنیکے بعد پچھتائینگے۔ اگر آپ کو اس اعلان کا یقین نہ آئے۔ تو میرے پاس خود تشریف لائیے۔ اور دست بدست آمنے سامنے منہ بہ منہ پہلو بہ پہلو زانو بہ زانو آپ کے ہاتھ سے انگلینڈ امریکہ جرمنی جاپان کی ۳۵ قیمتی دستکاریاں سکھا دونگا۔ ذرا غور تو کیجئے۔ انگریزی راج ہے۔ ذرا سی غلط بیانی پر دھوکہ دہی کا زیر دفعہ ۴۲۰ مقدمہ چل جاتا ہے۔ پھر بھلا دار السلطنت دہلی اور پھر خاص چاندنی چوک میں بیٹھکر مستقل دکان کھولکر ۱۹۱۳ء سے لیکر آج تک دھوکہ بازی کر سکتا ہوں۔ عقل سے کام لو۔ اور بدگمانیکو چھوڑ کر بیکار رہکر ملک کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ صرف پچیس تیس روپیہ کے قلیل سرمایہ سے چھ سو روپیہ ماہوار کمانے کے قابل بنا دینے کا ذمہ دار ہوں۔ المشتہر ڈاکٹر شفیع احمد پی۔ ایچ۔ ڈی ایڈیٹر رسالہ دستکاری دہلی محلہ بلیماران کے شروع میں بسیل کے اوپر میرے دفتر میں تشریف لاکر سیکھئے۔ جو لوگ یہاں نہیں آسکتے۔ ان کو بھی اسی ذمہ داری کے ساتھ بذریعہ تحریر دستکاریاں سکھاتا ہوں۔ قواعد کی کتاب کے لئے دو آنہ کے ٹکٹ روانہ کرو۔ یا دفتر میں آکر مفت مطالعہ کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ٹلنا تو کجا رہا۔ خود یہ شہادت دے رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ بڑھ رہی ہے۔ اور مسلمانوں کے اندر اتحاد قائم کر دیا ہے۔ مسلمانوں کو قرآن شریف کی خوبیوں سے آگاہ کر کے اس کا گرویدہ بنا دیا ہے۔

ملاحظہ ہو لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"احمدیہ تحریک کا زیادہ تر حلقہ کار مسلمانوں کے درمیان رہا ہے ..... اس جماعت کے کام نے مسلمانوں کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی ہے ..... اس تحریک نے مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کر دیا ہے ..... سنی۔ شیعہ۔ قادیانی۔ اہل حدیث وہابی۔ آغاخانی سب متحد ہیں۔ آج مسلمان ایک طاقت ہیں ..... اب آریہ سماج کی طرف آؤ۔ اس کا کام زیادہ تر ہندوؤں میں رہا ہے۔ لیکن آج ہندوؤں کی حالت کو دیکھو ..... مسلمان قرآن کے گرد جمع ہو گئے ..... ہاں آریہ سماج ہندوؤں کو کسی ایک نقطہ پر جمع نہ کر سکا۔ آریہ سماج کا پران وید ہے وید آریوں کا پرم پوتر گرنتھ ہے۔ اور اس کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ لیکن آریہ سماج ہندوؤں میں ۵۰ سال کام کرنے کے بعد بھی ان کو وید کے گرد جمع نہ کر سکا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہندو آج ایک بکھری ہوئی طاقت ہیں۔ ان کا شیرازہ پراگندہ ہے۔ وہ کسی ایک نقطہ پر جمع نہیں ہو سکتے۔ اور وہ ہر ایک کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اور وہ اس مردم شماری میں ۳۰ سے ۲۶ فیصدی رہ گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اگر یہی رفتار رہی۔ تو چالیس سال کے عرصہ میں پنجاب میں ایک بھی ہندو نظر نہ آئیگا۔ کیا کبھی سوچا ہے۔ کہ کیوں ہندو وید کے گرد جمع نہیں ہو سکتے۔ اس کا جواب صاف ہے۔ کہ آریہ سماج خود وید کی طرف کم توجہ دے رہا ہے۔ آریہ سماج میں اس وقت ایسے بھی آدمی پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کا وید پر وشواش نہیں رہا۔ آج تک ویدوں کا مستند ترجمہ ہم کسی زبان میں شائع نہیں کر سکے۔" (از قلم مہاشہ شریمان سنت رام جی اجنانی۔ آریہ ویر ۹ راگست ۱۹۳۱ء صفحہ ۶)

چور اور چتر جی آپ یہ چاہتے تھے۔ کہ عام غیر احمدی مسلمانوں کو دھوکا دیں۔ تاکہ وہ احمدیوں سے الجھ جائیں۔ مگر آپ کے ہی ایک بھائی نے آپ کی تمام چالاکی۔ مکر و فریب اور چھل کپٹ کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ اور واقعات کی بنا پر ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کی طفیل ہی مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہوا ہے۔ احمدیہ جماعت نے قرآن شریف کی حکمتوں کو ظاہر کر کے مسلمانوں کو قرآن شریف کے گرد جمع کر دیا ہے۔ لیکن آریہ سماج اس معاملہ میں بری طرح فیل ہوا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کا غیروں کو ویدوں کے گرد جمع کرنا تو کجا خود ہی ویدوں پر وشواش نہیں رکھتے۔ اور یقیناً آریہ سماج کی نامبارک اور منحوس تحریک کا خاتمہ خیال کرو۔ الحمد للہ۔

چور اور چتر "سوامی دیانند اور آریہ سماج سے کی گئی جائز نکتہ چینی یا رائے زنی کو بھی فاروق (اخبار فاروق قادیان شریف) بدزبانی یا گالی کا نام دیتا ہے۔ لیکن ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ ناظرین ستیارتھ پرکاش کی جو بڑی سے بڑی خطرناک عبارتیں مرزائی لوگ پیش کریں ان کو بھی پڑھیں"

احمدی شرما:۔ اب میں دیانندی کی جائز نکتہ چینی کو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ غور سے ملاحظہ کر کے دیانندی نیوگ کی فلاسفی کے دلدادے کی جائز نکتہ چینی پر خیال رکھیں۔ اگر جائز نکتہ چینی ایسی کا نام ہے۔ تو یقیناً گالی اور بدزبانی اور کوئی نہیں ہے۔

دیانندی گوہر (بے را) فشانی ملاحظہ ہو۔

نمبر ۱ "واہ رے واہ بھگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ کیا کہنا تجھکو ایسی ایسی جھوٹی باتیں لکھنے میں ذرہ بھی حیا اور شرم نہ آئی۔ محض اندھا ہی بن گیا" از دیانند ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ صفحہ ۴۲۹)

یہ وہ دیانندی گل فشانی ہے۔ جو سناتن دھرم کے مانیہ بزرگوں کی شان میں روا رکھی گئی ہے۔ اگر یہی جائز نکتہ چینی ہے۔ تو یقیناً گالی اور بدزبانی دنیا میں نام کو بھی نہیں ہے۔ اگر سناتن دھرمی پہلے ہی سرگرمی سے دیانندی فتنے کو روکنے کی کوشش کرتے۔ تو یقیناً آج اُن کو اس قدر سرگرمی سے ہاتھ پاؤں مارنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ اور دیانندی مکر خود ہی مٹ جاتا۔ مگر مقام شکر ہے۔ کہ اب بھی سناتن دھرم اور ہندو دھرم سبھا کو آریوں کی کرتوتوں کا پتہ لگ گیا اور وہ دیانند کی اصلیت سے واقف ہو چکے ہیں۔ اور پوری سرگرمی اور انہماک سے اس فتنے کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بہت حد تک یہ فتنہ اب رُک گیا ہے۔ اگر سناتن دھرمی آریہ نما مشنریوں کو چندہ دینا بند کر دیں۔ تو ان کو خود ہی عاقبت کا پتہ لگ جائے آج تک یہ لوگ سناتن دھرم والوں سے روپیہ بٹور کر سناتن دھرم کی جڑوں پر کلہاڑا چلا رہے ہیں۔ جس شاخ کے یہ پھل کھاتے ہیں۔ اسی کو کاٹ کر پھینک رہے ہیں۔ آریوں کو خود بھی اس کا اقبال ہے۔ سنو:۔

"آریہ سماج انٹی ٹیوشن گورو کل برندابن جیسے اور ہردوار یا لیہ جوالاپور جیسے روپے نہ ہونے کے کارن تشنہ لب ہو رہے ہیں۔ حالانکہ چھ سو سے زائد آریہ سماجیں ہیں۔ کارن یہ کہ ہم نے پبلک کی جیبوں سے روپیہ نکالنے کا یتن کیا۔ اپنے اوپر بھروسہ نہ کیا۔ خود اپنی جیب سے پیسہ نکالنا اپنا کرتو یہ نہ سمجھا۔ دوسروں کی جیب سے روپیہ نکالنے کے لئے ہر طرح کے داؤ پیچ کھیلے" (از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری آریہ ویر لاہور ۲۲ راپریل ۱۹۳۲ء)

اس لئے سناتن دھرمیوں کو چاہیئے۔ کہ اب آریہ سماج کو اپنے روپے پر ڈاکہ مارنے کا موقعہ نہ دیں بلکہ اپنی جیبوں کو سنبھال کر رکھیں۔ اور آریہ سماج کو اپنی موت آپ مرنے دیں۔ کیونکہ آریہ سماجی بھی تو آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیئے۔ اگر یاد نہ ہو۔ تو سن لو۔ کیا کہتے ہیں :۔

"اگر تیرا پروردگار (دیانند) تجھے کہہ گیا۔ کہ تو ہندو سماج نہیں۔ آریہ سماج ہے۔ سر پیٹ پرشوں کی سماج تو ہندو شبد سے سمجھوتہ کے کیا معنی؟ پر نتو تو آریہ نہیں بن سکتا۔ جب تک ... ہندو پن اپنے اندر سے نکال نہ دے" (پرکاش ۱۸ ستمبر ۱۹۳۲ء)

جب آریہ ہندو سماج سے ہندو پن ہی خارج کرنا چاہتا ہے۔ اور ساتھ ہی میں ثابت کر چکا ہوں۔ کہ آریہ سماج خود بھی ویدوں کو اپنانے سے قاصر ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج ویدوں سے بے لگھ ہے۔ اور ساتھ ہی تمام ہندوؤں کو ویدوں سے بے لگھ کر کے ناستک کے سمندر میں ڈبونا چاہتا ہے۔ جس سے ہر عقل مند ہندو کو بچنا چاہیئے ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

(باقی آئندہ)

وصیتیں

وصیت نمبر ۳۹۶۶

منکہ امام بی بی زوجہ اللہ دین قوم حجام ساکن جسوکی ڈاک خانہ جھبورانوالی تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸/۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ صرف دو عدد بالیاں سونے کی جو مجھے حق مہر میں ملی ہیں۔ قیمت یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بشرائط بالا کر کے وعدہ کرتی ہوں۔ کہ میری موت کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط المرقوم ۹ر اکتوبر ۱۹۳۳ء۔

تبلیغ

گواہ شد:۔ قاضی صدیق احمد ولد قاضی منظور احمد سیکرٹری

العبد:۔ عبدالمجید خاں ریٹائرڈ مجسٹریٹ کپورتھلہ

گواہ شد:۔ سید محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال۔

وصیت ۳۸۲۹

منکہ حسن محمد ولد اللہ دتہ قوم جٹ سندھو عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۲۲ء ساکن جسوکی ڈاک خانہ جھبورانوالی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد بیس بیگہ زمین ہے۔ جس کی موجودہ قیمت پندرہ سو روپیہ ہے۔ اس کے دسواں حصہ جو ایک سو پچاس روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کر دوں گا۔ اگر اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو میری جائداد مذکور سے وصول کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد اور اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ حسن محمد ولد اللہ دتہ قوم جٹ سندھو سکنہ جسوکی بقلم خود۔

گواہ شد:۔ امام الدین احمدی امیر جماعت احمدیہ جسوکی بقلم خود۔

گواہ شد:۔ سید محمد احمدی درزی سکنہ گوبند پور ضلع گجرات۔

وصیت نمبر ۳۹۶۵

منکہ عالم بی بی بنت احمد دین قوم حجام ساکن جسوکی ڈاک خانہ جھبورانوالی تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱/۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ بالیاں ۷ عدد سونے کی قیمت یکصد روپیہ کنٹھ سونا یکصد روپیہ ۲ عدد بھول قیمت ۲۰/- ایک عدد کوکھڑو قیمت ۵/- ایک عدد چوڑا جھوٹا قیمت ۵/- کل مالیت ۲۳۰ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بشرائط بالا کے وعدہ کرتی ہوں۔ کہ میری موت کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں داخل کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

العبد:- حاکم بی بی مذکورہ نشان انگوٹھہ
گواہ شد:- اکبر علی ولد محمد خاں ساکن سدوئی ضلع گجرات
گواہ شد:- امام الدین ولد حسن محمد امیر جماعت احمدیہ جیوکی

وصیت نمبر ۳۹۴۸

منکہ عباس علی شاہ ولد مہر علی شاہ قوم سید عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۴ نومبر ۱۹۲۸ء ساکن عمر کوٹ ڈاک خانہ خاص تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خاں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۵/۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرگذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۴۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر جتنی جائداد ثابت ہو۔ اس کا ۱/۹ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہوگا۔

گواہ شد:- عبدالحق شاہ احمدی ولد مہر علی شاہ ساکنہ عمر کوٹ ضلع غازیخاں۔
العبد:- عباس علی شاہ احمدی اصل وطن گڈھی سیداں تحصیل کشور ضلع جیکب آباد۔ سندھ۔
گواہ شد:- محمد عیسیٰ ولد گل محمد انصاری احمدی ساکن نواب شاہ۔ سندھ۔

(گودبھری) حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حب اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حب اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرائیں۔ حب اٹھرا امراض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی تشنا خت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے حب اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ مہر۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر صرف ۴۰ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف ۲۵ روپیہ علاوہ محصول۔ معاف بد

المشتہر
نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت دیانند قادیان

(بقیہ مضمون صفحہ ۲)

کہ وہ میری طرف میری ہی تعلیم منسوب کریگا۔ اور جو غلط عقیدہ میرے متعلق لوگوں نے اپنی طرف سے گڑھ لیا ہو۔ اس کی تردید کریگا "مجھ ہی سے حاصل کر کے (یونانی جو میرا ہے اس میں سے نیکر) تمہیں خبریں دیگا" (یوحنا ۱۶/۱۴) اور وہ خبریں یہ ہیں۔ کہ "جو کلام تو نے مجھے پہنچایا۔ وہ میں نے اُن کو پہنچا دیا (یوحنا ۱۷/۸) کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے (یعنی جو تیرا رسول ہے) جانیں جو کام تو نے مجھے کرنے کو دیا تھا۔ اس کو تمام کر کے میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا" یوحنا ۱۷/۴) جب تک ان کے ساتھ رہا۔ میں نے تیرے اُس نام کے وسیلے سے جو تو نے مجھے بخشا ہے۔ ان کی حفاظت کی۔ میں نے ان کی نگہبانی کی اور ہلاکت کے فرزند کے سوا اُن میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا" (یوحنا ۱۷/۱۲)

چنانچہ قرآن شریف نے جو کہ غیر متحرف ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام اور کلام کی یوں شہادت دی ہے۔ ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم ج وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم ج اور مندرجہ بالا انجیلی خط کشیدہ آیات میں بھی اسی مطلب کو بیان کیا گیا ہے۔ پس ہلاک ہوا وہ جو اس واحد الہیت کی تعلیم کو چھوڑ کر تثلیث کے مسئلہ کو لئے بیٹھا ہے ایسے شخص کو مسیح پر ایمان نہیں۔ بلکہ اُس نے اپنے لئے ایک خیالی بُت بنا رکھا ہے۔ اور بموجب یوحنا ۵/۲۱ گناہگار (یعنی کافر) ہے۔ اور گناہ کی مزدوری موت (یعنی ہمیشہ کا زوال) ہے (رومیوں ۶/۲۳)

اور مبارک ہے وہ جس نے اُس آئے ہوئے مددگار (حضرت محمد مصطفےٰ صلعم) کو جانا اور مانا۔ کیونکہ وہی ہے جو کہ ابدی حیات کا وارث ہوگا۔ اور جلال کے تخت کے سایہ میں رہے گا۔

(مبارز سرحدی بی اے)

مسجد احمدیہ انبالہ شہر
شکریہ

خداوند کریم کے فضل وکرم سے انبالہ شہر میں جماعت احمدیہ ۱۹۰۳ء سے قائم ہے۔ اور اب ۱۹۳۳ء میں انبالہ شہر میں مسجد احمدیہ تعمیر ہوئی ہے۔ جس کی اطلاع گذشتہ پرچہ میں درج ہے۔ اتنے طویل عرصہ تک جماعت احمدیہ انبالہ شہر مختلف مکانوں میں نمازیں ادا کرتی رہی۔ چنانچہ قابل ذکر اور شکریہ یہ بات ہے۔ کہ جناب بابو عبدالحلیم صاحب سکرٹری تبلیغ انبالہ شہر کے والد جناب میاں عبدالحکیم صاحب مرحوم جو کہ بابو عبدالرحمٰن صاحب کے برادر تھے نے اپنا مکان نہایت دریا دلی سے جماعت احمدیہ کو متواتر اور مسلسل پچیس سال تک یعنی جب تک کہ مسجد احمدیہ تعمیر نہ ہوئی نمازوں جلسوں نیز درس قرآن کے لئے عطا فرما رکھا تھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں۔ کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز درجات کو بلند فرمائے آپ کی اولاد اور دیگر رشتہ داروں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

خاکسار خاکپائے مسیح موعودؑ
شیخ محمد بشیر آزاد احمدی عفی عنہ انبالہ شہر

(رضا دارالاسلام پریس قادیان سے شائع کیا)